

عید میلاد النبی کے موقع پر تقسیم کردہ کھانے کا حکم؟

حکم اکل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

(أردو-الأردية-urdu)

محمد صالح المنجد

مراجعة

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

1430ھ - 2009م

islamhouse.com

حكم أكل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

محمد صالح المنجد

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

1430 هـ - 2009 م

islamhouse.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میلاذ النبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کے کھانے کا حکم

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاذ کے سلسلہ میں تقسیم کردہ اشیاء اور کھانے وغیرہ کھانا جائز ہیں؟

کچھ لوگ اسکی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابولہب نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاذ میں لونڈی آزاد کی تو اللہ تعالیٰ نے اس روز اس کے عذاب میں کمی کردی؟

الحمد لله:

اولاً:

شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی عید نہیں جسے عید میلاذ النبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو، صحابہ کرام اور تابعین عظام حتیٰ کہ آئمہ اربعہ اور دوسرے بھی اپنے دین میں اس دن کو جانتے تک نہ تھے، بلکہ اس عید کو تو باطنیہ میں سے بعض جاہل اور بدعتی لوگوں نے ایجاد کیا، اور پھر لوگ اس بدعت پر عمل کرنے لگے اور ہر دور اور ہر جگہ علماء کرام اس کو برا جانتے اور اس سے روکتے رہے ہیں۔

اس بدعت کے متعلق تفصیلی انکار ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (۱۰۰۷۰) اور (۱۳۸۱۰) اور (۷۰۳۱۷).

دوم:

اس بنا پر جو اعمال بھی لوگ اس دن کے ساتھ خاص کرتے ہیں وہ حرام اور بدعی اعمال میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری اس شریعت میں اس بدعتی عید کو جاری کرنا چاہتے ہیں، مثلاً جشن منانا یا کھانے وغیرہ تقسیم کرنے جیسے اعمال.

شیخ فوزان حفظہ اللہ اپنی کتاب "البیان لاختفاء بعض الکتاب" میں بیان کرتے ہیں: کتاب و سنت میں اللہ تعالیٰ کی شریعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور دین اسلام میں بدعات ایجاد کرنے سے باز رہنے کے بارے میں جو کچھ وارد ہے وہ کسی پر مخفی نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ¼ قُلْ قِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ » [آل عمران: ۳۱]

"کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی و اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا، اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا" اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ¼ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُم

مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ » [الأعراف: ۳]

"جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اتباع اور پیروی کرو، اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع و پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو" اور ایک مقام پر فرمان باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے: ¼ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ » [الأنعام: ۱۵۳]

"اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اسی کی پیروی کرو، اور اسی پر چلو، اس کے علاوہ دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو، وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے"

اور حدیث شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بلا شبہ سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر ہدایت و راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور اس دین میں بدعات کی ایجاد ہے"

اور ایک دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (۲۶۹۷) صحیح مسلم حدیث نمبر (۱۷۱۸)

اور مسلم شریف میں روایت میں ہے کہ:

"جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اور لوگوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں ان میں ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد النبی کا جشن منانا بھی شامل ہے اور لوگ اس جشن کو منانے میں کئی انواع اور اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں:

کچھ لوگ تو صرف اس جشن کو اجتماع بناتے ہیں اور اس میں اکٹھے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس مناسبت سے تقاریر اور قصیدے پڑھتے ہیں۔

اور کچھ لوگ اس مناسبت سے کھانا وغیرہ اور مٹھائی تیار کر کے حاضرین کو پیش کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ مساجد میں قیام کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنے گھروں میں قیام اور عبادت کرتے ہیں۔

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مندرجہ بالا امور پر ہی اقتصار اور بس نہیں کرتے بلکہ ان کا یہ اجتماع امور حرام اور برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مرد و عورت کا اختلاط اور رقص و سرور کی محفل اور گانا بجانا بھی شامل ہے، یا پھر وہ شرکیہ اعمال مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور آپ کو دشمن کے خلاف مدد کے لیے پکارتے ہیں۔

اور یہ سب اشکال و انواع اور اس کے کرنے والوں کے مختلف اغراض و مقاصد مختلف ہونے کے باوجود بلاشك و شبہ یہ حرام اور بدعت ہے جو دین میں قرون مفضلہ کے کئی دور کے بعد ایجاد کی گئی ہے۔

اس بدعت کو ایجاد کرنے والا سب سے پہلا شخص ملك المظفر ابو سعید کوکپوری ہے جو چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی کے شروع میں اربل کا بادشاہ تھا، جیسا کہ مؤرخین مثلاً ابن کثیر اور ابن خلکان وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

اور ابو شامہ کہتے ہیں:

موصل میں اس کو منانے والا سب سے پہلا شخص عمر بن محمد ملا تھا جو صالحین میں سے ایک مشہور صالح تھا، اور اربل کے بادشاہ نے اس کی پیروی میں یہ جشن منایا تھا۔

دیکھیں: البيان لاخطاء بعض الكتاب (۲۶۸ - ۲۷۰)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ابو سعید کوکپوری کے ترجمہ میں کہتے ہیں:

" یہ شخص ربیع الاول میں میلاد النبی کا بہت بڑا جشن منایا کرتا تھا... "

پھر کہتے ہیں: سبط کا کہنا ہے: مظفر کے جشن میلاد النبی میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک کا بیان ہے کہ: اس جشن اور کھانے میں ملک مظفر پانچ ہزار بکرے اور دس ہزار مرغیاں بھون کر اور ایک لاکھ زبدیہ اور تیس ہزار حلوے کی پلیٹیں پیش کرتا....

یہاں تک کہتے ہیں:

اور صوفیوں کے لیے ظہر سے فجر تک محفل سماع قائم کرتا اور ان کے ساتھ خود بھی رقص کرتا تھا " اھ

دیکھیں: البداية والنهاية لابن كثير (۱۳ / ۱۳۷).

اور " وفيات الاعيان " میں ابن خلكان کہتے ہیں:

اور جب صفر شروع ہوتا تو وہ ان قبوں کو بیش قیمت اشیاء سے مزین کرتے، اور ہر قبہ میں مختلف قسم کے گروپ بیٹھ جاتے، ایک گروپ گانے والوں کا، اور ایک گروپ کھیل تماشہ کرنے والوں کا، ان قبوں میں سے کوئی بھی قبہ خالی نہ رہنے دیتے، بلکہ اس میں وہ گروپ ترتیب دئے ہوتے تھے.

اور اس دوران لوگوں کے کام کاج بند ہوتے، اور صرف ان قبوں اور خیموں میں جا کر گھومنے پھرنے کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرتے...

اس کے بعد وہ یہاں تک کہتے ہیں:

اور جب جشن میلاد میں ایک یا دو روز باقی رہتے تو اونٹ، گائے، اور بکریاں وغیرہ کی بہت زیادہ تعداد باہر نکالتے جن کا وصف بیان سے باہر ہے، اور جتنے ڈھول، اور گانے بجانے، اور کھیل تماشے کے آلات اس کے پاس تھے وہ سب ان کے ساتھ لا کر انہیں میدان میں لے آتے...

اس کے بعد یہ کہتے ہیں:

اور جب میلاد کی رات ہوتی تو قلعہ میں نماز مغرب کے بعد محفل سماع منعقد کرتا۔ دیکھیں: وفیات الاعیان لابن خلکان (۳ / ۲۷۴)۔

تو پھر اس دن بدعتی لوگ جو سب سے بڑا کام کرتے ہیں اور اس کا احیاء کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے کھانے پکا کر تقسیم کرنا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا ہے، اس لیے اگر مسلمان اس عمل میں شریک ہو کر ان کا کھانا کھائے اور ان کے دسترخوان پر بیٹھے تو بلا شك و شبہ وہ اس بدعت کو زندہ کرنے میں معاون اور شریک ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: $\frac{1}{4}$ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا

عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿سورة المائدة: ۲﴾

"اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو"

اسی لیے اہل علم کے فتاوی جات میں اس روز اور بدعتیوں کے دوسرے تہواروں میں تقسیم کیا جانے والا کھانا اور اشیاء تناول کرنے کو حرام بیان کیا گیا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میلاذ النبی کے موقع پر ذبح کردہ گوشت کھانے کا کیا حکم ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر وہ میلاذ والے (یعنی جس کا میلاذ منایا جا رہا ہے) کے لیے ذبح کیا گیا ہے تو یہ شرك اکبر ہے، لیکن اگر اس نے کھانے کے لیے ذبح کیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اسے کھانا نہیں چاہیے، اور نہ ہی مسلمان اس مجلس اور میلاذ میں حاضر ہو، تا کہ وہ برائی کا عملی اور قولی طور پر انکار کر سکے؛ مگر انہیں نصیحت کرنے کیلئے حاضر ہو اور ان کے ساتھ کھانے وغیرہ میں شریک نہ ہو۔" انتہی۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی (۷۴ / ۹)۔

ہماری اس ویب سائٹ پر اس سلسلہ میں کچھ فتاوی جات موجود ہیں،
آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوال نمبر (۷۰۵۱) اور (۹۴۸۵)۔

واللہ اعلم۔

الاسلام سوال و جواب